السلام علیکم ورحمةاللہ وبرکاتہ

کیا شب معراج منانا درست ہے۔؟ برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مطلوب ہے۔ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمةاللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسراء اور معراج کی شب اللہ عزوجل کی ان عظیم الشان نشانیوں میں سے ایک ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور اللہ کے نزدیک آپ کے عظیم مقام ومرتبہ پر دلالت کرتی ہے، نیز اس سے اللہ تعالی کی قدرت اور اس کے اپنی تمام مخلوقات پر عالی وبلند ہونے کا ثبوت ملتا ہے

اللہ تعالی نے فرمایا:

> سبحان الذي أسرىٰ بعبده ليلا من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى الذي باركنا حوله لنريه من آياتنا إنه هو السميع البصير۔ (الاسراء 1)

> پاک ہے وہ اللہ تعالی جو اپنے بندے کو رات ہی میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں، یقینا اللہ تعالی ہی خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر لے جایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر آسمانوں کے دروازے کھولے گئے، یہاں تک کہ آپ ساتویں آسمان سے آگے گزر گئے، وہاں پر آپ کے رب نے اپنے ارادہ کے مطابق آپ سے گفتگو فرمائی اور پانچ وقت کی نمازیں فرض کیں، اللہ عزوجل نے پہلے پچاس نمازیں فرض کی تھیں، پھر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اللہ کے پاس جاتے اور تخفیف کا سوال کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اسے باعتبار فرضیت پانچ وقت کی کردیں اور اجر وثواب پچاس نمازوں ہی کا باقی رکھا، کیونکہ ہر نیکی دس گنا بڑھائی جاتی ہے لہذا اللہ تعالی ہی تمام تر نعمتوں پر حمد وشکر کا سزاوار ہے

یہ رات جس میں اسرا ومعراج کا واقعہ پیش آیا اس کی تعیین کے بارہ میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے، بلکہ اس کی تعیین میں جو روایتیں بھی آئی ہیں محدثین کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں، اور اس شب کو لوگوں کے ذہنوں سے بھلادینے میں اللہ تعالی کی کوئی بڑی حکمت ضرور پوشیدہ ہے، اور اگر اس کی تعیین ثابت بھی ہو جائے تو مسلمانوں کے لئے اس میں کسی طرح کا جشن منانا یا اسے کسی عبادت کے لئے خاص کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رض نے نہ تو اس میں کسی طرح کا کوئی جشن منایا اور نہ ہی اسے کسی عبادت کے لئے خاص کیا، اور اگر اس شب میں جشن منانا اور اجتماع کرنا شرعاً ثابت ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول یا فعل سے اسے امت کے لئے ضرور واضح کرتے، اور اگر عہد نبوی ﷺ یا عہد صحابہ رض میں ایسی کوئی چیز ہوتی تو وہ بلاشبہ معروف ومشہور ہوتی اور صحابہ کرام رض اسے نقل کرکے ہم تک ضرور پہنچاتے، کیونکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے امت کو ہر وہ بات پہنچائی جس کی امت کو ضرورت تھی، اور دین کے کسی بھی معاملہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی، بلکہ وہ نیکی کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے چنانچہ اگر اس شب میں جشن منانے اور محفل معراج منعقد کرنے کی کوئی شرعی حیثیت ہوتی تو وہ سب سے پہلے اس پر عمل کرتے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم امت کے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام الہی کو مکمل طور پر پہنچا کر امانت کی ادائیگی فرمادی، لہذا اگر اس شب کی تعظیم اور اس میں جشن منانا دین اسلام میں سے ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قطعاً اسے نہ چھوڑتے اور نہ ہی اسے چھپاتے، لیکن جب عہد نبوی ﷺ اور عہد صحابہ رض میں یہ سب کچھ نہیں ہوا تو یہ بات واضح ہوگئی کہ شب معراج کی تعظیم اور اس کے اجتماع کا دین اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے، اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کے لئے اپنے دین کی تکمیل فرمادی ہے، اور ان پر اپنی نعمت کا اتمام کردیا ہے، اور ہر اس شخص پر عیب لگایا ہے جو مرضی الہی کے خلاف بدعات ایجاد کرے

ارشاد باری تعالی ہے:

> اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا (المائدة 3/5)

> آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا، اور تم پر اپنا انعام پورا کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا

ارشاد باری تعالی ہے:

> أم لهم شركاء شرعوا لهم من الدين مالم يأذن به الله ولولا كلمة الفصل لقضي بينهم وان الظالمين لهم عذاب أليم (الشوری 21/42)

> کیا ان لوگوں نے اللہ کے شریک مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کردئے ہیں جو اللہ تعالی کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں، اگر فیصلہ کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو ان میں فیصلہ کردیا جاتا، یقینا (ان

)ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث میں بدعات سے بچنے کی تاکید اوراس کے گمراہی ہونے کی صراحت ثابت ہے،تاکہ امت کے افراد ان کے بھیانک خطرات سے آگاہ ہوکران کے ارتکاب سے پرہیزواجتناب کریں

چنانچہ صحیح بخاري ومسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروي ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من أحدث في أمرنا ہذا ما لیس منہ فھو رد"

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جو (دراصل) اس میں سے نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من عمل عملا لیس علیہ أمرنا فھو رد"

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے اسلام میں نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے

اور صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے :

"أما بعد فإن خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدي ہدي محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الأمور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ"

حمد وصلاۃ کے بعد : یقینا بہترین بات اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے ، اور بدترین کام نئی ایجاد کردہ بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے

اور سنن میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں انتہائی جامع نصیحت فرمائی ، جس سے دلوں میں لرزہ طاری ہوگیا اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں ، تو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ الوداعی پیغام معلوم ہوتا ہے ، لہذا آپ ہمیں وصیت فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"أوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وإن تأمر علیکم عبد فإنہ من یعش منکم بعدي فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتي وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدي تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وإیاکم ومحدثات الأمور فإن کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ"

میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے ، حاکم وقت کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر حبشی غلام ہی حاکم بن جائے ، اور میرے بعد جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا ، اس وقت تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اسے دانتوں سے مضبوط پکڑلو اور دین میں نئی نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور سلف صالحین بھی بدعتوں سے ڈراتے اور ان سے بچنے کی تاکید کرتے رہے ۔ کیونکہ بدعات دین میں زیادتی اور مرضی الہی کے خلاف شریعت سازی ہیں ۔ بلکہ یہ اللہ کے دشمن یہود ونصاریٰ کی مشابہت ہے ، جس طرح انہوں نے اپنے اپنے دین (یہودیت ، عیسائیت) میں نئی چیزوں کا اضافہ کرلیا اور مرضی الہی کے خلاف بہت سی چیزیں ایجاد کرلیں نیز بدعات ایجاد کرنے کا لازمی نتیجہ دین اسلام کو نقص اور عدم کمال سے متہم کرنا ہے

اور یہ تو واضح ہی ہے کہ بدعات کے ایجاد کرنے میں بہت بڑی خرابی اور شریعت کی انتہائی خلاف ورزی ہے ، نیز اللہ عزوجل کے اس فرمان

''الیوم اکملت لکم دینکم ''

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا ہے ،

سے ٹکراؤ اور بدعات سے ڈرانے اور نفرت دلانے والی احادیث رسول ﷺ کی صریح مخالفت بھی ہے

مجھے امید ہے کہ اس مسئلہ میں ہماری طرف سے پیش کردہ دلیلیں حق کے طلبگار کے لئے بدعت شب معراج کے انکار اور اس سے ڈرانے کے لئے کافی اور تسلی بخش ہوں گی ، اور ان سے یہ بھی واضح ہوگیا ہوگا کہ شب معراج کے جشن اور اجتماع کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے (فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ)

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب۔

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1